كُلّ عينٍ باكيةٌ يوم القيامة الّا عينٌ بكت علٰى مصائب الحسين ع

مرثیہ

مشعر شہادت سیّد الشہدا خامس آلِ عبا علیہ السّلام و مشتمل بر معجزۂ آنحضرتؑ یعنی شفا یافتن دختر یہودی مجذومہ و رسیدن خبر شہادت آنحضرت بہ فاطمہ صغرا بوسیلہ طائر تصنیف حضرت ابو المنصور ناصر الدین سکندر جاہ بادشاہ عادل قیصر زمان حضرت سلطان عالم و عالمیان محمّد واجد علی شاہ بادشاہ غازی اعاد اللہ ملکہ و سلطانہ واقع یکم ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۹ ہجری

مصرع اوّل

آئی جو خبر قتلِ شہنشاہِ زمن کی

در مطبع سلطانی اہتمام رئیس الدولہ زیور طبع آراست

مرثیہ ۱

آئی جو خبر قتلِ شہنشاہِ زمن کے
ہمصورتِ ویرانہ ہوئی شکل وطن کے
ہمرنگِ خزان دم ہوئی طاؤسِ چمن کے
اور چوکڑی ساکن ہوئی صحرا مین ہرن کے
بلبل نی نسیمِ گل جو نشیمن کو جلایا
دریا نی لبِ آہ سی دامن کو جلایا

۲

ذرّون نی چمک چھوڑی ستارون نی ضیا کم
اور آتشِ گل سی وہین بلبل کی جلی دم
اندھیر ہوا شہر مین تحقیق سنو تم
شبدیزِ الم کی نہ زمین پر جمی ہر سم
صورِ فلکی روئی سرافیل سی چھوٹا
اور پایۂ کرسی یدِ جبریل سی چھوٹا

۳

رُوح القدس اسطرح الم بیز نمایان
جسطرح سی آئینہ ہوا ندہیر سی حیران
گلشن کا ہر اک پہول ہوا خارِ مغیلان
حیوان جو بیتاب ہی روتی تہی بیجان
دُنیا کو تزلزل تہا جو سیماب کی صورت
تہی برف صفت منجمد اس آب کی صورت

بند ٤

افلاک پہ ظاہر تہا کسوف اور خسوف آہ
اور زیر خذف خونکا اک جوش تہا واللہ
جو سنگ ہٹا تو وہی چشمۂ جانکاہ
یعنی دمِ خالص شہِ مظلوم کا ہمراہ
گر زیرِ فلک بیٹھی تو جاری یہ تقاطر
لکھنی کی قرین خونکا جاری یہ تقاطر

بند ٥

مرغانِ شب آویز جو اوڑتی ہی سرِ صبح
اس رنج بد آرام سی ٹوٹی کمرِ صبح
ظلمت ہی تہی یہانتک کہ نہ پایا اثرِ صبح
ہر حلقہ تہا خنجرِ بیداد گرِ صبح
خلقت مین جنونکی ہی ماتم تہا جہان مین
اک زلزلہ طاری تہا دلِ کون و مکان مین

بند ٦

طبّاخِ سرِ قرصِ فلک بہون رہی تہی
قدسی بہی رخِ خور کی چمک بہون رہی تہی
اخلاط جو زخمون کی تپک بہون رہی تہی
اطباقِ دلِ گاوِ سمک بہون رہی تہی
ہر ہر ورقِ نیستی ہوتا تہا ہر اک دم
دنیا کی مرقع مین تردد ہوا بیہم

٧

صغرا نی سر صبح کہا نانی سی رو کر
کیا گم ہوئی نانی خلف حیدر صفدر
کیا ہی جو الم دل مین ہی روتی ہین کبوتر
صحرا مین سراسیمہ ہین گرگ و اسد نر
اندھیر ہوا مین ہی سلیمان نہین ہی
پریان بہی ہین بیہوش ذرا جان نہین ہی

٨

ای مخبر صادق مری بابا کی خبر دی
جاؤن مین قرین ناکی کی وہ زور کمر دی
ای رب مری طائر کی طرح بازو پہ پر دی
سجدے ہی بجا لاؤن یہہ اخبار اگر دی
یہہ کہکی وہ تب خوردہ جو ہو جاتی تہی بیہوش
روتی تہی ملک قدسیون ہوتا تہا اک جوش

٩

طاقت یہہ کہان چار گہڑی اُٹہکی جو بیٹہی
صدمی تہی عجب طرح کی بیمار نی پائی
ہوش آتا تہا جب کہتی تہی ای چاہنی والی
ای بابا حسین آج کوئی مجہکو خبر دی
کیا ہی جو سر صبح سی ڈل پڑتی ہین آنسو
کلمہ جو نکلتا ہی نکل پڑتی ہین آنسو

۱۰

ز دو دی مرکی جهری کل قنوان گیسوان بنوا
گیسوان چیلیپان تاب فتنه برپا ساکن چین گیسوت شیر بکاکا
گیسوان فاصحم تا کاکل تو سر بسر پیابا
هم تنبیه و صفی نو صد زار دل گیسوان تنی نبابا
همی و صفحت کوفی تن گیسوان بی مجیم
زلف شب بنا دره همه تن بی مجیم

۱۱

کیای بی چه بخی عشق بتی عشق سو قتی پیش آسان
همی چاقو آسو قت کردی مرادی گی پیش چاکی
هشیار و الم چال پیش کاکا گیسوان پیش آسان
سیلابی ... بی نکیس غدا کیسوان بیش آسان پانی
همی چاکه و ... بی قد ... بیش آسان
بی کو بیش آسان ولایی ... بیش آسان

۱۲

طوفان غم انگیز گیسوی گیسوان انجمابا
شب بتنش ... گیسوان آن بلاچینی سر بابان
دل گیسوان تو شعله دل صد چاکی بی سر بابان
دل ما ز دو زلف ... بیش هستی
ای نالۂ عجب طرحه کاره و بیمار سر صبح

۱۳

جان گھٹکی لبون تک مری پہنچی ہی خدایا
صغرا کو یہ طرز رخ اخبار نہ بہایا
احوال نہ صحت کا کسی نی بہی سنایا
قاصد نہ کوئی آیا نہ مکتوب ہی آیا
سن سن کی مرا دل ہوتا ہی دو ٹک ہی کلیجا
طاقت مری ای رافع الآلام نہ لیجا

۱۴

کم ہوتی ہی طاقت مری پل پل مین مرا الم
بیہوشی کا یہ حال ہی غش آتی ہین پیہم
مین رنج مین اطفال جہان مین خوش و خرم
تانیکا بہی نور نظر چشم سی باہم
زائل ہوئی طاقت تو زوال آیا بدن پر
چلتی ہی ہوا ہجر کی زہرا کی چمن پر

۱۵

بہیا علی اکبر مجہی جلد سی بلاؤ
عباس چچا تم ہی مری لینی کو آؤ
لخت جگر فاطمہ بہیا تیسی لگاؤ
صغرا کو اب اصغر کا ذرا چہرہ دکہاؤ
ہی ہی بہوبی امّان مرا نوشاہ کہان ہی
قاسم بنی کا دیکہون گی وہ بیاہ کہان ہی

۱۵

دل بیٹھتا ہے سنتی ہون اک نجلی خبار
پھر کہتی ہون مین خاک ہوا ون ہونہ ہو یہ غبار
جن ہونہ ہو نسی اسطرح کی اظہار ہون گفتار
لغزش مین ہین رو و دہن و سینہ و رفتار
ہی ہی یہ خبر سبح نہو ہوش ہو صغرا
بار غم دنیا سی سبکدوش ہو صغرا

۱۷

اب مرکب آلام ہے یہ میری سواری
ای بابا یہ بیٹی نہو ئی آپکو پیاری
لادی خبر لاؤ نعم باد بہاری
آنکھون نکالا ہے عالم ہی کہ اک نہر ہی جاری
کسطرح سی جان چین مین ہوئی جہا نین
بابا نظر آتی نہی مجھی کون مکان مین

۱۶

تو نظر حضرت زینب کی کبھی یاد
گہ جانب قبلہ نظر نالہ و فریاد
گہ شیر خدا سی وہ ہوئی طالب امداد
گہ کہتی تھی مین لٹ گئی سب شہر مین آباد
چھوڑا مجھی بیمار سمجھکر جو وطن مین
شرم آتی ہی آنکھون کو رخ و روی کفن مین

۱۹

ناگہ یہی کہا باندہ کی ہاتہوں کو کہ نانی
یاد آتی ہی اسدم مجہی اکبر کی جوانی
اور قاسمِ ناشاد کی وہ سیف زبانی
اور عون و محمدؐ کی شجاعت کی کہانی
جو پایہ مرا صحن مکان مین جو بچہا دو
تو قلبِ مریضہ کی لئی گو یا دوا دو

۲۰

نانی نی کہا صدقی اِہی لاتی ہون باہر
یہہ کہکی وہ جو پایہ گئیں لینی جو تہا اندر
پائی جو مریضہ نی ہرج ہو گئی ششدر
کوہٹی پہ نظر جا پڑی دیکہا ہی کبوتر
خون مین ہی بہرا روتا ہی اس نو رسی طائر
سنتی ہین صدا رونیکی ہر باطن و ظاہر

۲۱

کہتا ہی کہ رو فاطمہ شبیر ہوئی قتل
بی آب و غذا مضطر و دلگیر ہوئی قتل
کیا عارضِ خوشرنگ ہی تیغ تیز ہوئی قتل
ثابت قدمِ منزلِ تقدیر ہوئی قتل
در وا سرِ زینب سرِ مقتل جو کہلا تہا
بیسر تنِ سردارِ جہان خون مین پڑا تہا

٤٢

اسپ اکبر مجروح کا رم کر گیا تھا حیف
اور فوج مخالف کی یہ باتین وہ تھا حیف
اوسوقت بس اک نیزہ جلاد لگا حیف
تیر و تبر و خنجر بران تھا پڑا حیف
روندا جگر شاہ جہان ٹاپونکی نیچی
سوندا جگر شاہ جہان ٹاپونکی نیچی

٤٣

ہیہات کہ عباس بہادر کی کٹی ہاتہہ
صد حیف کہ یون خاک مین اور خون مین لٹی ہاتہہ
پاہنسگی کفار کی انکی نہ ہٹی ہاتہہ
حسرت ہی کہ حصی مین زمین کی وہ بٹی ہاتہہ
شانونسی جدا ہاتہہ تو مشکیزہ علم سی
اسپرہی سر پاک تراشا تھا ستم سی

٤٤

افسوس نہ اصغر ہی نہ قاسم ہی نہ اکبر
نہ عونؑ و محمدؑ ہی نہ عباس دلاور
خود آنکھونسی دیکھا کہ شہادت ہوئی یکسر
ہی ہی جگر فاطمہ اور خاک کی اوپر
کلثوم کی چادر چھنی زینب نظر آئی
اور فاطمہؑ کبری ہی عیان بی پدر آئی

۲۵

قاسم کی تو شادی کی خبر آئی ہو یہان ہی
روتا ہی سرِ نقل تعجب آہ بیان ہی
شب عقد کی اور صبح نہ باقی رہی جان ہی
اوس ماہ کی زخمونسی تو تہا چاک کتان ہی
اولجھی ہوئین لڑیان تہین جو سہرے کی نہ سلجھین
سمٹی ہوئین زلفین تہین جو ہجرے کی نہ سلجھین

۲۶

پہلی تو وہ ہی عون و محمد گئی ماری
جو زینب ناشاد کی تہی آنکہونکی تاری
کن جر ر تونسی رہین لڑتی وہ دونو دُلاری
بس اونکی شجاعت سی وہ کفار تہی ہاری
اک چُلّو ہی گر پانی کا ملتا تو سحر تہی
روح سرِ کفّار عرب بخستہ تر تہی

۲۷

سب سی تو زیادہ وہ علی اصغر کا ہی احوال
ششماہہ تہا جہولیمین کٹا تہا نہ ابہی سال
وہ کمسنی وہ پیاس کی شدت وہ دہن لال
وہ مرگ کو نسی ہوا والدہ کا دودہ ہی پامال
سہما ہوا ناشاد وہ جہولیمین پڑا تہا
سکینہ مراک خورد و کلان پاس کہڑا تہا

۲۸

کہتا تھا کوئی حضرت عباس کو لاؤ
بولا کوئی اکبر کو خبر جلد سناؤ
عابد سی کہدو کہ ذرا خیمہ پہ جاؤ
قاسم سی کہو کوزہ کوئی جلد منگاؤ
جب خاتمہ سب کا ہوا ناشاد تھا اصغر
دست فلک پیر سی برباد تھا اصغر

۲۹

باقی نہ رہا کوئی تو ماں بولی کہ بیٹا
ہچکی سی تڑپتی ہو رگین نیلی ہین وروا
ای حضرت شبیرؑ کی جینی کی تمنّا
کس طرح سی وہ دیکھ سکین گی تمھین پیاسا
اقرب ہی کہ خود آ کی پہچان لین اصغر
ایما و اشارہ ترا وہ جان لین اصغر

۳۰

یہ کلمہ دہن مین تھا کہ خود آئی وہ مولا
فرمایا کہ دو وہ اصغر بی پر کو بلایا
کی عرض یہ بانو نی کہ وہ خشک ہی آقا
اوری لب گور آگیا ہی آنکھو نکا تارا
فرمایا مری گود مین رکھدو اسی بانو
نزدیک خداوند ازل پہنچای جانو

۳۱

بانو نی جو آغوش سے بچی مین اوسی ڈالا
منہ چوم کی ارمان ولی اپنا نکالا
اشک آنکھون کی چہرہ پہ بہی موتیکا مالا
رخ شہ کا رخ تشنہ پہ تہا چاند کا ہالا
کی عرض یہہ بانو نی کہ لی آئیگا جلد
والی پہ کرم اتنا ہی فرمائیگا جلد

۳۲

تو بہر تسلی کہا سرور نی کہ اچہا
لی آؤنگا بانو مین ترا راج دولارا
کیا علم تہا بانو کو کہ یہہ ہوئیگا مردا
یہہ کہکی روانہ ہوئی وہ خسرو دنیا
دیکہا نہ گیا فاطمہ صغرا کہ ہوا کیا
ہی ہی مری مولا مری مولا مری مولا

۳۳

رن مین علی اصغر کو جو لائی شہ والا
فرمایا لعینون سی یہہ ہی میری تمنا
اک جرعہ دریائی فرات اسکو ہی زیبا
لڑکا ہی یہہ تشنہ ہی کئی روز کا پیاسا
تم مرتبہ دان نانا کی مین سبط نبی ہون
لخت جگر فاطمہ ہون ابن علی ہون

٣٦

جب قتل ہوئی بھائی گردن نہ ہلائی
قاسم کا جو سر کاٹا نہ کچھ بات بن آئی
اب پیاس سی چلاتی ہی پیمبر کی جائی
افسوس ہی یون لٹتی ہی زہرا کی کمائی
پرسان نہین کوئی کہ کدہر مردہ پڑی ہین
ہو گنج شہیدان ہی اگر مردہ پڑی ہین

٣٥

مان اسکی ہی بیزار ہی جینی سی الم مین
دودہ اوسکا ہوا خشک غم و رنج و ستم مین
کم زور اگر وہ ہی تو طاقت نہین ہم مین
آنسو کی تری خشک ہوئی دیدۂ نم مین
غش آتا ہی معصوم کو ای فرقۂ گمراہ
سب قتل ہوئی اسکو تو اک گھونٹ دو للہ

٣٧

مین باپ ہون اسکا یہہ ولد ہی مرا پیاسا
از بہر خدا پانی تو دو اسکو ذرا سا
تسکین نہین دیتا ہی کوئی اور نہ دلاسا
صیاد مصیبت سی ہوئی بال ہی لاسا
معمورۂ عالم مین یہہ صندوق بلا ہی
بس عین خطا عین خطا عین خطا ہی

۳۷

حاصل نہ ہوا ایک جواب شہ دینا
جز اسکی کہ ہر تیر ستمگر نے نبی ہم پیا
کترا کی ہوا حرملہ اُس فوج سی پیش آیا
دو تا نک کی بس ایک کمان کھینچی وا
وہ تیر لگایا علی اصغرؑ کی گلی پہ
حلقوم سی خود پی گئی اک خون کا ساغر

۳۸

ہچکی ہی نہ لی جان ہوئی تن سی روانا
تیرہ ہوا چشم شہِ عالم میں زمانا
ہی ہی علی اصغرؑ ہوئی آفت کا نشانا
غمگین وہ ہوا خیر بشر جسکا ہی نانا
چلو جو بھرا شہ نی لہو سی تو اچھالا
حسرت ہوئی افلاک پہ خون ہو گیا لالا

۳۹

دیکھا تو نہ اک قطرہ زمین پر پلٹ آیا
بانو نی وہ سہرو بین چہرہ پہ لگایا
شبیر نی فرمایا یہ لڑکا ہی گنوایا
روتی لگا اک درد سی زہرا کا وہ جایا
فرمایا کہ اللہ گواہ ہے علی اصغر
جنت کی طرف ہو گئی راہ علی اصغر

٤٠

پھر کشتوں مین لاکر علی اصغر کی رکھی لاش
اور ہاتھ رکھا چہرہ پہ فرمایا کہ خوش باش
گو رنج و الم سی مری ہیجان ہوئی پاش
پر مجھکو گوارا مر خلد کی ہو آش
ہم بھی پس فرزند روانہ ہین یہان سی
جاینگی اوسی سمت کو آئی ہین جہان سی

٤١

پھر نوک سی تلوار کی ہوا جو زمین کو
لغزش ہوئی اوس وقت دل عرش نشین کو
دیکھا نہ شہنشہ نی یسار اور یمین کو
نہ قلب نہ ساقہ نہ شمال اور نہ کمین کو
لاش ولد مردہ رکھی خاک کی اندر
ٹوٹی بھری آہون کی دل چاک کی اندر

٤٢

ای فاطمہ صغرا مجھی اب تاب نہین ہے
دل میرا کہین پر ہین کہین قصد کہین ہے
اب ساعت ایذای شہ عرش نشین ہے
درد و الم و رنج کا اب وقت قرین ہے
ای وا اسفا خنجر شمر و یزید سی
جسطرح جدا سر کو کیا بغض و حسد سی

۲۳

جلتی ہوئی وہ ریت وہ شمر کی ہیبت
اور خون میں بھرے اوس شہ دلگیر کی میت
زخمی ہی تھی بہن بستۂ تقدیر کی میت
ہیہات بنی فاطمہ کے شیر کی میت
ظالم اعدی طائروں کو پہنچایہ صغرا
کب ظلم سی قیامت سی یہہ ہی حادثہ کبرا

۲۴

بس جاؤ کرو سایہ پر و نبی سر لاشا
ایسا تو کوئی واقعہ گذرا نہیں حاشا
بازا یا نہ اس غم سی جہاں میں کوئی باشا
ہمنی ہی تمہیں سایہ ہی کرینگو تراشا
یہہ سنتی ہی سب طائر غمگین نظر آئی
بالای تن شاہ وہ مثل سپر آئی

۲۵

مجہسی نہ تو دیکھا گیا ای دختر شبیر
اوس دم میں ورا آیا میں پر و نبی ہوا دلگیر
لوٹا وہیں میں اوس خون میں جو تھی چاند سی تصویر
بعد اوسکی روانہ ہوا ای بستۂ تقدیر
یوں خون میں جو بھگی ہیں ہوئی وہ شفا ہیں
وہ بہر دوا بہر دوا بحر دوا ہیں

۴۶

مجذوم یہودی کی تھی اک دختر لعیں
لوگ اوسکی شب و روز کیا کرتی تھی وسواس
آتا تھا اوس وخت مریضہ کی کوئی پاس
تن پھوٹ گیا پھر یہ تھا مرگ کا اماس
یہ خون جو پڑا تن پہ تو صحت ہوئی اوسکو
قصہ جو سنا سخت ندامت ہوئی اوسکو

۴۷

فی الفور مسلمان ہوئی وہ دختر خوش انجام
اور اپنی قبیلی کو دیا اوسنی یہ پیغام
میں شیعۂ شبیر ہوں ہی ختم مرا کام
ہر اک کو مناسب ہی گوارا کرین اسلام
والد بھی مسلمان ہوا اوس وخت غنی کا
جاری رہا یہ فیض شہادت یہ سخی کا

۴۸

تہہ ہی کی کبوتر اُڑا روتی رہی صغرا
گہہ بیٹھتی تھی اوٹھی کبھی حیف و تمنّا
گہہ کہتی تھی اکبر کبھی قاسم کبھی بھیّا
گہہ خواہر ناشاد کبھی خالہ و عمّا
گہہ مادر بیمر کبھی عمو کبھی نانا
ہمجولیاں گاہی کبھی دادی کبھی بابا

۴۹

لقمان کی ماں دختِ عقیل ابن علی آہ
ماں ہانی کی اسما رملہ زینبِ غمخوار
اور امِّ بنین مادرِ عباس بھی ہمراہ
روتی لگیں سنکر خبرِ قتلِ شہنشاہ
سر ننگی چلیں مرقدِ محبوبِ خدا پر
اشکوں سی رواں تھی رخِ غمدیدہ پہ ہر

۵۰

پہنچی جو قریبِ مرقدِ اطہر کی یہ اسما
وہ شور کیا غم کا مرقد کو ہلایا
پیٹا کی یہ کہتی کہ فرزندِ پیمبر
بولی کوئی ای ختمِ رسل مر گیا بچّا
بلبل چمنِ خلد کی شبیر ہوئی ہیں
ہم فاختۂ سروِ سرتیر ہوئی ہیں

۵۱

امداد کرو خیرِ بشر شہر لُٹا آہ
عبّاس سا فرزند حسین مجھسی چھٹا آہ
لوگو مرا دل مر گیا اور دم بھی گھٹا آہ
ہر سینۂ غم دستِ مصیبت سی کٹا آہ
روتی کوئی سر قبرِ مبارک پہ لگا کر
غش آ گیا بیٹی کوئی ہاتھوں سی برابر

۵۲

یون امّ بنین روتی تہین بلبلاتی تہین گوین
ذرّون سی دم مرثیہ ملجاتی تہین گوین
موہنہ چہپانی سی ہاتہونکی چہلجاتی تہین گوین
افسون ام خواہ سی کلجاتی تہین گوین
برگ و شجر و تخم و ثمر زرد ہوئی تہی
اور سینہ گیتی مین عجب درد ہوئی تہی

۵۳

زندہ رہین جبتک کبہی رونا نہین چہوٹا
گریہ سی رخ پاک بہگونا نہین چہوٹا
اشکونسی ردا کا کوئی کونا نہین چہوٹا
نوک مژہ رنج چبہونا نہین چہوٹا
عباسؑ حسینؑ اکبرؑ و قاسمؑ علی اصغرؑ
سب قتل ہوئی لب پہ یہہ کلمہ تہا مکرّر

۵۴

اغیار بہی اس بین سی روتی تہی برابر
مروان لعین روتا تہا اور ہوتا تہا ششدر
کوہ و حجر و بحر و سما خشک و زمین تر
سب روتی تہی عاشور کو فرزند علی پر
روغن نہ لگا نہ کبہی سرمہ کو لگایا
جیتی رہین جبتک یوہین دنیا کو رلایا

۵۵

جب تعلیم کا قلم نویسی کا بہل آیا
اور قلم سے سیر میں فصیح ایک بے جگہ آیا
نامہ کتابت کا سب میں لکھے نخشش کی بال آیا
بیان کی ہیئت کی عشق میں پیش نیز ہر دین کی
ہے سلسلہ تیغ کی دفع محسن کی

تمام شد